السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1) چاند کو دیکھنا کتنے فاصلے تک معتبر ہے۔ جس میں شک نہ ہو کیونکہ سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شک میں روزہ رکھتا ہے وہ میرا نافرمان ہے۔ اس لیے آپ وہ صورت بیان فرمائیں جس میں شک نہ ہو یقین ہو۔

(2) ہمارے بعض مقامات ایسے ہیں جو دور دراز ہیں ریڈیو بھی نہیں ایسے ہی حالات ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانے مبارک میں تھے اب وہ کیا کریں؟

(3) ریڈیو پر دی گئی اطلاع کتنے فاصلے تک قابل عمل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چاند کے متعلق صحیح اصول یہ ہے صحیحین اور دیگر کتب حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان موجود ''چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑو اور اگر بادل وغیرہ ہو تو گنتی پوری تیس کرو'' (بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب قول النبی ﷺ اذا رایتم الہلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا) ہاں ہر ایک کے لیے بذات خود چاند دیکھنا ضروری نہیں بلکہ کسی ثقہ قابل اعتماد آدمی کی خبر پر بھی اعتماد درست ہے جیسے کہ حدیث میں موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کی شہادت پر رمضان کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا۔ (ابوداوٗد۔ کتاب الصیام۔ باب فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ ہلال رمضان) پہلی رات کا چاند تقریباً ۴۵ منٹ مطلع پر نظر آتا رہتا ہے طلوع وغروب شمس کا فرق ۴۵ منٹ یا اس سے زیادہ ہو تو بسا اوقات مطلع بدل جائے گا چاند کی تاریخ میں بھی فرق آ جائے گا مگر پورے پاکستان میں کسی جگہ بھی چاند نظر آ جائے تو وہ سارے پاکستان میں معتبر ہوگا بشرطیکہ چاند کا نظر آنا ثابت ہو جائے۔ اور باوثوق ذرائع سے خبر ہم تک پہنچ جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل

روزوں کے مسائل ج1ص279

محدث فتویٰ